روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۰

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

Rūḥānī Khazā'in

Collection of the books of Ḥaḍrat Mirza Ghulam Ahmad Qādiānī, (1835-1908), The Promised Messiah and Mahdi, peace be on him

Volumes. 1-23

First published in Rabwah, Pakistan in 1960's
Reprinted in UK in 1984
Current Computerised edition published in Rabwah, Pakistan in 2008
(ISBN: 81 7912 175 5)
Reprinted in India in 2008
Reprinted in UK in 2009

Published by:
Islam International Publications Limited
Islamabad
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey GU10 2AQ
United Kingdom

Printed in UK at:
William Clowes

ISBN: 978-1-84880-102-8 (Set Vol. 1-23)

ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل

آریہ دھرم

مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں حکیم فضل دین کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

ہو کر بکلی قطع تعلق اس سے کیا جائے مگر نیوگ میں تو خاوند بدستور خاوند ہی رہتا ہے اور نکاح
بھی بدستور نکاح ہی کہلاتا ہے اور جو شخص اس غیر عورت سے ہم بستر ہوتا ہے اس کا نکاح اس ﴿۳۵﴾
عورت سے نہیں ہوتا اور اگر یہ کہو کہ مسلمان بے وجہ بھی عورتوں کو طلاق دے دیتے ہیں تو
تمہیں معلوم ہے کہ ایشر نے مسلمانوں کو لغو کام کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ [1] اور قرآن میں بے وجہ طلاق دینے والوں کو
بہت ہی ڈرایا ہے۔ ماسوا اس کے تم اس بات کو بھی تو ذرا سوچو کہ مسلمان اپنی حیثیت کے موافق
بہت سا مال خرچ کر کے ایک عورت سے شادی کرتے ہیں اور ایک رقم کثیر عورت کے مہر کی ان
کے ذمہ ہوتی ہے اور بعضوں کے مہر کئی ہزار اور بعض کے ایک لاکھ یا کئی لاکھ ہوتے ہیں اور یہ مہر
عورت کا حق ہوتا ہے اور طلاق کے وقت بہر حال اس کا اختیار ہوتا ہے کہ وصول کرے اور نیز
قرآن میں یہ حکم ہے کہ اگر عورت کو طلاق دی جائے تو جس قدر مال عورت کو طلاق سے پہلے
دیا گیا ہے وہ عورت کا ہی رہے گا۔ اور اگر عورت صاحب اولاد ہو تو بچوں کے تعہد کی
مشکلات اس کے علاوہ ہیں اسی واسطے کوئی مسلمان جب تک اس کی جان پر ہی عورت کی وجہ سے
کوئی وبال نہ پڑے تب تک طلاق کا نام نہیں لیتا بھلا کون ایسا پاگل ہے کہ بے وجہ اس قدر بتاہی
کا بوجھ اپنے سر پر ڈال لے بہر حال جب مرد اور عورت کے تعلقات نکاح باہم باقی نہ رہے تو پھر
نیوگ کو اس سے کیا نسبت جس میں عین نکاح کی حالت میں ایک شخص کی عورت دوسرے

آدم کے لڑکوں کی جورواں بھی اسی طرح پیدا کر سکتا تھا۔ غرض چونکہ خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں اس
کا کچھ بھی ذکر نہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں کچھ ذکر ہے اس لئے ایسے سوالوں
کے وقت ہمارا یہی جواب ہے کہ اس وقت جو کچھ خدا تعالیٰ کی تقدس اور حکمت کے مناسب ہوگا وہی ﴿۳۵﴾
کام خدا تعالیٰ نے کیا ہوگا بے حیائی کے کاموں سے تو وہ آپ منع فرماتا ہے اور چونکہ تعطل صفات
خدا تعالیٰ پر جائز نہیں اور ہمارے آدم سے پہلے بھی کئی امتیں دنیا میں ہو چکی ہیں اس لئے یہ بھی کچھ
تعجب کی بات نہیں کہ آریہ لوگ جو کروڑہا برسوں کا دعویٰ کرتے ہیں ان پر وبال آنے کے بعد کچھ
لڑکیاں ان کی باقی رہ گئی ہوں انہیں لڑکیوں سے حضرت آدم کے لڑکوں نے نکاح کر لیا ہو۔ پس اس
صورت میں تو مسلمان آریوں کے داماد ثابت ہوئے اور یہ بات قرین قیاس بھی معلوم ہوتی ہے
کیونکہ لکھا ہے کہ حضرت آدم مع اپنے لڑکوں کے ہندوستان میں تشریف لائے اور غالباً یہ تشریف لانا
شادی کی تقریب پر ہوگا۔ واللہ اعلم۔ منہ

[1] المؤمنون:۴